کہا سکینہ نے اُس لاش کو لگا کے گلے
نہ ماں کی گود میں شش ماہ سے زیادہ پلے
بہت شتاب تم اے بھائی ہمکو چھوڑ چلے
تمھیں نہ دیکھ سکا ہائے یہ فلک بے پیر

بیان یہ کرتی تھی رو رو سکینہ بادل زار
جگر ہر ایک کا مجروح اور سینہ فگار
سنے تھا جو کوئی اُسکی بھی چشم تھی خونبار
کرے تھی دمبدم اُسکی زبان کی تقریر

زیادہ اس سے نہ کر اب تو سودا طول کلام
جزا ہر دو جہان اس کی تجکو دینگے امام
درود بھیج شہیدوں پہ کر سخن کو تمام
سخن تو ترا رولاتا ہے شکل ابر مطیر

مرثیۂ دیگر

کہتا ہے غم نہیں نہ کسی دم سے پوچھیے
گر پوچھنا ہے تو کسی محرم سے پوچھیے
یہ بات وہ نہیں جسے عالم سے پوچھیے
گذری جو فاطمہؓ پہ اسے ہم سے پوچھیے

نوع بشر میں ہے بشریت کا یوں اصول
ہر لے گئے جہان سے تشریف جب رسول
جو دل ہے سو عزیز کے جانے سے ہو ملول
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

آدم کے جب فراق نے حوا کو رو دیا
پر جب علیؑ سے فاطمہؓ ہونے لگی جدا
اُسکے بھی دلکو گرچہ نہایت الم ہوا
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

روح الامین نے جب بدر سید الانام
گریان سب اہل بیت تھے پہ تھا یہ کلام
آ کر دیا شہادت حسنینؑ کا پیام
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

دنیا سے کھا کے زہر چلے جس گھڑی حسن
مُنھ سے جگر کے ٹکڑے جب آئے سوئے لگن
حور و ملک نے چاک کیے اپنے پیرہن
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

ماں پیٹتی ہے بیٹے کے مرنے پہ کر کے بین
پر کاٹ کر سنان پہ رکھا جب سر حسینؑ
یہ بھی عجب نہیں ہے لہو روئیں اُسکی نین
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

کر ذبح اس غریب کو جس دم وہ روسیاہ
دنیا تو جن و انس پہ تاریک تھی پر آہ
غارت کیو واسطے جو چلے سوئے خیمہ گاہ
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

غارت پہ خیمے بیچ کیا دست جب دراز
ہر چند اس مقام میں جو کیسے بیچ ہے باز
نزدیک تھا کہ عرش تلک غم سے ہو گداز
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

اہل حرم پہ واسطے دہشت کی گر نہیب
ڈھونڈھتی تھیں وہ کسو کا گریبان کسو کی جیب

www.emarsiya.com

جسدم اتاری پاؤن سے زینب کی پاپوش زیب
گذری جو فاطمہ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

چھوڑی نہ سر پہ ایک کے ان شقیون نے ردا
بد کانون سے سکینہ کی جب دُر لیے چھنا
دامن نہ تھا کسو کے جو تن پہ رہے قبا
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

زنجیر کر جب اہل حرم کو اسیر دار
اور دی انھون نے عابد بیمار کو مہار
اونٹون پہ لے حجاز و عماری کیا سوار
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

جاتا تھا وہ غریب چلا خاک منہ ملے
جو وقت عابدین کو اس طرح لے چلے
زنجیر اسکے پاؤن مین اور طوق تھا گلے
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

تھا اُسپہ رحم تک نہ کسی روسیاہ مین
جب پاؤن بیچ اُسکے لگا خار راہ مین
منزل تمام کٹتی اُسے اشک و آہ مین
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

از بسکہ ناتوانی سے کانپے تھا اُسکا تن
چلنے کا جب کسو نے کہا سخت اُسے سخن
چلتا تھا اُسکو راہ کا ہر ایک قدم کٹھن
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

جو وقت تشنگی سے ہوئی خشک اُسکی لب
اور کوزہ دیکے ہاتھ لیا چھین اُس سے جب
مانگا جوان نے پینے کو پانی کسو کی جب
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

اُس محنت و صعوبت و سختی سے وہ لعین
جب بول اٹھا وہ قتل کرو اُسکے بھی تئین
زین العبا کو ہیئے لگے پیش عدو سے دین
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

حور و ملک یہ سنکے لگے رونے مثل میغ
بہ جب بٹھا کے گھڑی لگا اُسکو زیر تیغ
نکلی صدا یہ سنگ کی بھی منہ سے وا دریغ
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

جسدم سر حسینؑ کو مجلس مین وہ پلید
اور چھیڑنے جب اُسکو لگا لیکے چوب بید
لاے تو دیکھکر متبسم ہوا یزید تو
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسکے ہم سے پوچھیے

یہ حال دیکھ زینب و کلثوم نے فغان
جو کچھ کہو درست ہے یہ سنکے وہ فغان
جو وقت کی تو کانپے زمین اور آسمان
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

اے مہربان خبر نہین مجکو بھی من و عن
دعوا مرا غلط ہے جو کہتا ہون یہ سخن
بیتی جو فاطمہؓ پہ ہے آگاہ ذو المنن
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

www.emarsiya.com